السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب انسان کسی کھیل وغیرہ کے بارے میں قسم کھائے ٗمثلاًیہ کہے کہ اللہ کی قسم میں تاش نہیں کھیلوں گا تو کیا یہ قسم بھی منعقد ہوجاتی ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ہاں !جب بھی انسان اپنے دل سے قسم کھائے تو وہ منعقد ہوجاتی ہے ٗکیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ ۔۔۔ سورة المائدة 89

’’اللہ تعالیٰ تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا لیکن پختہ قسموں پر (جن کے خلاف کروگے) تم سے مواخذہ کرے گا‘‘ ۔

لہٰذا انسان جب بھی دل سے قسم کھائے تو وہ منعقد ہوجائے گی خواہ وہ کسی مباح یا واجب یا حرام چیز کے بارے میں ہو اور جب قسم منعقد ہوجائے تو پھر دیکھا جا ئیگا اور کسی اچھے کام کے بارے میں ہے تو اسے باقی رکھا جائے اور اگر وہ اس کے خلاف ہے تو پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :

«مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَلْيَأْتِهَا، وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ ۔ (صحیح مسلم)

’’جس نے کوئی قسم کھائی اور پھر دیکھا کہ خیر و بھلائی کے علاوہ کسی اور بات میں ہے تو وہ قسم کا کفارہ دے دے اور جو بہتر بات ہے اسے اختیار کرلے‘‘ ۔

لہٰذا اگر کوئی شخص یہ قسم کھائے کہ وہ تاش نہیں کھیلے گا تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی قسم کو پورا کرے اور اسے نہ توڑے اور تاش نہ کھیلے اور اگر وہ کھیلنا چاہے تو ہم اسے یہ کہیں گے کہ تو اپنی قسم پر باقی نہیں رہا ہے بلکہ تو نے اسے توڑ دیا ہے لہٰذا اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو اور قسم کا کفارہ ہے دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا انہیں کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جسے یہ میسر نہ ہو تو اس کیلئے متواتر تین دن کے روزے رکھنا ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص517

محدث فتویٰ